اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل لاہور

یوم یکشنبہ (اتوار)
۱۳ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
فی پرچہ ۱/ آنہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″

جلد ۳ | ۶ نبوت ۱۳۲۸ ہش | ۶ نومبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۵۴

اخبار احمدیہ

رتن باغ (لاہور) ۵ نومبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو پاؤں میں درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ ان کے سینہ میں پھر کچھ Congestion پیدا ہو گئی ہے۔ اور بخار بھی کچھ بڑھ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے پنسلین کے ٹیکے شروع کئے ہیں۔ کمزوری آج زیادہ محسوس کر رہے ہیں۔ احباب نواب صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور میں ۲۴ لاکھ روپے خرچ کر کے ایک نیا ٹیلیفون ایکسچینج قائم کیا جائیگا
پیغام شماری کا طریق رائج کر کے معاوضہ کالوں کے مطابق لیا جایا کریگا

لاہور ۵ نومبر معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں ایک نیا ٹیلیفون ایکسچینج قائم ہو رہا ہے جو جدید قسم کی مشینری سے آراستہ کیا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلے میں مشینری برطانیہ سے منگوالی گئی ہے۔ اس نئے ایکسچینج مرکز کے کھلنے پر جس پر زیادہ سے زیادہ ایک سال کا عرصہ لگے گا۔ چار ہزار ٹیلیفون کنکشن مہیا ہو سکیں گے گویا کنکشنوں کی موجودہ تعداد میں ۴/۳ اضافہ ہو جائے گا۔ اور مرکز پر کل ۲۴ لاکھ روپیہ خرچ آئیگا ۲۵ لاکھ مشینری پر اور ۱۵ لاکھ کنکشنوں کی ۲۰۰۰ میل لمبی تاروں پر۔ باقی ۲ لاکھ روپیہ مشینری نصب کرنے اور عمارت پر خرچ ہوگا۔ اس مرکز کے کھلنے پر سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ مختلف آسامیوں مثلاً ٹرنک کال معلومات۔ شکایات۔ فونو سروس پر کام کرسکنے والے بہت سے آدمیوں کو کام میں لایا جائے گا۔ بہت سے اوپریٹر کام پر لگ جائینگے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کے کھلنے پر کالیں بک کرانے والوں کی شکایتیں بہت حد تک رفع ہو جائیں گی۔

اس ایکسچینج کے اجراء پر سب سے خاص بات یہ ہوگی کہ پیغام شماری کا طریقہ رائج کیا جائے گا جس کی رو سے ٹیلیفون استعمال کرنے والوں سے ان کی کالوں کے مطابق معاوضہ وصول کیا جائے گا اور ٹیلیفون کے ۱۰۰ کنکشنوں والے ہر ایک سرکٹ پر دس کال کی بجائے جو اب رائج ہے نئے سسٹم میں ۱۴ کال کئے جائینگے۔ اس کے لئے ایک خاص قسم کی عمارت پرانی ایکسچینج بلڈنگ کے عقب میں سنٹرل ٹیلیگراف آفس کے احاطہ میں تعمیر کی جاچکی ہے۔

مشیروں کا خیر مقدم

سیالکوٹ ۵ نومبر۔ سیالکوٹ سٹی مسلم لیگ کے صدر خواجہ محمد صفدر نے ایک بیان میں مشیروں کے تقرر کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا منتخب کردہ آدمی معتمد اور ذمہ دار ہیں اور مجھے امید ہے وہ اپنے فرائض منصبی کو بطریق احسن انجام دینے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

خام پٹ سن کے خریداروں کو قرضے کی سہولتیں بہم پہنچانے کا سلسلہ پیر سے شروع ہو جائیگا

ڈھاکہ ۵ نومبر۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان پیر سے خام پٹ سن کے خریداروں کو قرضے دینے شروع کر دے گا۔ یہ سلسلہ قومی بنک کے قیام تک جاری رہیگا جو ایک ماہ کے اندر قائم کیا جائے گا۔ اس امر کا انکشاف آج سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین نے تیسرے پہر ڈھاکہ میں ریڈیو پاکستان کے نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔ آپ نے اپنے چار روزہ قیام میں پٹ سن کے خریداروں کو قرضے کی سہولتیں بہم پہنچانے والی سکیم کو آخری شکل دی۔ آپ نے پٹ سن کے مسئلے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس اسکیم کی طیاری کا مطلب یہ ہے کہ حکومت پٹ سن کی خریداری کے مسئلے کو عارضی طور پر بھی بند نہیں کرنا چاہتی تھی۔ لہٰذا قومی بنک کے قیام تک خود سٹیٹ بنک نے اس سلسلے کو جاری رکھنے کا بیڑا اٹھایا۔ مسٹر زاہد حسین نے بتایا کہ اس قومی بنک کا قیام ایک آرڈیننس کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔ جس کے بہت جلد نافذ کئے جانے کی توقع ہے۔ یاد رہے کہ پٹ سن کے متعلق حکومت نے جو بورڈ قائم کیا تھا اس نے نارائن گنج میں اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ پٹ سن کے متعلق حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر زاہد حسین نے کہا حکومت یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان کے سوا دوسرے ملکوں کو زیادہ سے زیادہ پٹ سن بھیجے تاکہ وہ مقدار ضرور پوری ہو جائے جو جنگ سے پہلے تھی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ تقسیم کے بعد اس مقدار میں ۲۵ لاکھ گانٹھوں کی کمی آگئی تھی کیونکہ نصف کے قریب پٹ سن ہندوستان خرید لیتا تھا۔

گندم کی پیشکش مسترد

کراچی ۵ نومبر۔ حکومت پاکستان نے اشیاء کے متعلق بین المملکتی معاہدے کے مطابق ہندوستان کو جو ایک لاکھ ۵۰ ہزار ٹن گندم بھیجنے کی پیشکش کی تھی۔ حکومت ہندوستان نے اسے مسترد کر دیا ہے کراچی کے باخبر حلقوں نے حکومت ہندوستان کو پاکستان کے خلاف اقتصادی جنگ کا ایک اور اقدام قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ انکار اس وقت کیا گیا ہے جب اسے تیس لاکھ ٹن اناج کی کمی ہے

کراچی ۵ نومبر آج وزیر اعظم سرحد نے وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علیخاں سے ملاقات کی آپ وزیر تعلیم پاکستان سے بھی ملے اور جناح خیبر یونیورسٹی کے قیام پر بات چیت کی۔

بیت المقدس کو اسرائیل کا جزو بنانے کیلئے آزاد و لیبر لیڈروں کی تجویز

لیک سیکسس ۵ نومبر یہاں کے سرکاری حلقوں میں اسرائیل کی اس اطلاع کی اس تردید پر کسی کے تعجب کا اظہار نہیں کیا گیا کہ اس نے کشمیر کے مفاہمتی کمیشن سے الگ ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پہلا موقعہ نہیں ہے کہ اسرائیل نے یہ بیان کیا کہ وہ عرب حکومتوں سے براہ راست مذاکرات کو ترجیح دیتا ہے۔ لیکن اس نکتہ پر اسرائیل کے اصرار کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر براہ راست مذاکرات کئے گئے تو یہ مسئلہ حل ہو جائیگا اصل مسئلہ یہ حقیقت ہے کہ مشرق وسطی میں ایک نئی اور غیر ملکی حکومت وجود میں آئی ہے اسکی وجہ سے دنیائے عرب میں زبردست مجلسی۔ اقتصادی۔ جنگی اور نفسیاتی مسائل پیدا ہو گئے اور اسرائیل کی تجویز کے مطابق صرف براہ راست مذاکرات اس مسئلہ کو حل نہ کرسکیں گے۔

اسرائیل ابھی تک بیت المقدس کو بین الاقوامی بنانے کے خلاف جدوجہد کر رہا ہے ۔ لبرل اور لیبر لیڈروں نے اقوام متحدہ کے سامنے جو نئی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اسمبلی میں ان کوششوں کو نئی طرح سے بیان کیا گیا ہے اس تجویز میں کہا گیا ہے کہ بیت المقدس کو اسرائیل اور ایک عرب حکومت کے درمیان تقسیم کر دیا جائے اور اقوام متحدہ کا کمیشن فلسطین بھر میں مقدس مقامات تک آزادانہ طور پر آمد و رفت کا یقین دلائے اصل میں اس تجویز کا مطلب یہ ہوگا کہ بیت المقدس اسرائیل کا ایک جزو بن جائیگا کیونکہ اس وقت جو مقدس مقامات عربوں کے قبضہ میں ہیں وہ اقوام متحدہ کے تحت میں آجائیں گے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ نئی تجویز اسرائیل کے نظریہ کے مطابق ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مصری وفد کے ایک ممبر نے کہا کہ اسرائیل کے نامناسب دعاوی اور اس نام نہاد تجویز میں مشکل ہی سے کوئی فرق ہے (اسٹار)

جماعت احمدیہ لاہور کے عہدیدار توجہ فرمائیں

لاہور ۵ نومبر۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ آج (اتوار) جماعت احمدیہ لاہور کی مجلس عاملہ مرکزیہ اور دیگر حلقوں کے عہدیداروں کا اجلاس دس بجے کی بجائے ساڑھے گیارہ بجے ان کے مکان واقعہ ۱۳ ٹمپل روڈ (لاہور) پر ہوگا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ازراہ کرم اس اجلاس میں شمولیت فرمائیں گے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ حضور اپنے زریں ارشادات سے بھی جماعت کے عہدیداروں کو نوازیں گے۔ اجلاس کے بعد دعوت طعام بھی ہوگی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

استخارہ والے مضمون میں ایک غلطی کی اصلاح

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

استخارہ کے متعلق میرا جو مضمون الفضل مؤرخہ ۴ نومبر میں شائع ہوا ہے۔ اس میں جو حوالہ استخارہ کی اہمیت کے متعلق درج کیا گیا ہے وہ افسوس ہے کہ کچھ کاتب کی غلطی کی وجہ سے اور کچھ میری غلطی کی وجہ سے غلط درج ہو گیا ہے اصل حوالہ یہ ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

عن جابرؓ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلھا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل۔ الخ

یعنی "جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام (اہم) امور میں ایسی تاکید کے ساتھ استخارہ کی تعلیم دیتے تھے جس طرح کہ آپ قرآنی سورتوں کے متعلق تعلیم دیا کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی اہم امر کا قصد کرے تو اسے چاہیئے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے اور اس نماز میں ذیل کے طریق پر استخارہ کی دعا مانگے (آگے استخارہ کی دعا درج ہے جو میرے مضمون میں مفصل بیان ہو چکی ہے)۔"

امید ہے دوست میری اس تصحیح کے مطابق مضمون میں صحت کر لیں گے

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵/۱۱/۴۹

کیا آپ تحریک جدید کا وعدہ پورا کر چکے ہیں

آپ نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لیتے ہوئے اپنے مقدس امام کے حضور بہ انشراح صدر اپنی مالی قربانی پیش کی۔ اس لئے کہ تحریک جدید جو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا فریضہ ادا کر رہی ہے اس کی ضرورت اور اہمیت تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مومن اور مخلص بندے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس جہاد میں حصہ لیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں بارہا فرما چکے ہیں۔ اس کے اعادہ کی تو چنداں ضرورت نہیں مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک فقرہ آپ کو یاد دلانا ضروری ہے تا آپ تحریک جدید کا سال جو ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے اس کے خاتمہ سے قبل اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر کے آئندہ سال کی قربانیوں کے لئے تیار ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"میں سمجھتا ہوں اپنے دل میں اسلام کا درد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہو سکتا جس کے سامنے یہ تحریک پیش کی جاتی کہ اس چندہ کے ذریعہ ایک ایسا مستقل فنڈ قائم کر دیا جائے گا جو دائمی طور پر اسلام کی تبلیغ کے کام آئے گا۔ اور وہ یہ تحریک سننے کے بعد اس میں حصہ نہ لیتا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں بھی تحریک پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

ہر وہ مجاہد جو تحریک جدید کے تبلیغی جہاد میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ حصہ لے رہا ہے۔ اور اس کا اس سال کا وعدہ ابھی تک کسی نہ کسی وجہ سے پورا نہیں ہوا ہے۔ اسے چاہیئے کہ آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کرے کہ زیادہ سے زیادہ اس سال کے لئے ان کا وعدہ ۳۰ نومبر تک جو ادائیگی چندہ تحریک جدید کی آخری میعاد ہے پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

پروفیسر اور کلرک کی فوری ضرورت

جامعہ احمدیہ میں انگریزی پڑھانے کے لئے ایک بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ سرکاری گریڈ کے مطابق مع الاؤنس ملے گی نیز ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے کلرک میٹرک پاس ہونا چاہیئے کام کے قابل ریٹائرڈ دوست بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر براستہ لالیاں

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیان

آپ نے وعدہ کیا تھا اور آپ مومن ہیں!

مومن جو کہتا ہے وہ ضرور کرتا ہے خواہ جان چلی جائے

اپنا چندہ حفاظت مرکز قادیان کے لئے ایک ماہ کی

آمد یا کل جائداد کا ایک فیصدی دونوں سے جو زیادہ ہو

(وقف آمد یا وقف جائداد کا وعدہ جو آپ ہی نے کیا تھا)

آج ہی نئے مرکز ربوہ میں بھجوا دیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

ولادت

(۱) عبد العزیز ولد شیخ محمد حسین خاں ریٹائرڈ قانونگو کے ہاں اللہ تعالیٰ نے درمیانی شب مؤرخہ ۲-۳/۱۱/۴۹ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد العزیز خاں ریڈر ضلعدار صاحب بمقام بھائی پھیرو تحصیل چونیاں ضلع لاہور

(۲) عاجز کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۲۹ ستمبر کو پہلا پوتا عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے یہ بچہ احمدیت کی پانچویں پشت میں پیدا ہوا ہے اور اس کے والدین وہ جوڑا ہے جس کو نکاح سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کشف میں دیکھا تھا۔ یعنی عزیزم محمود احمد عطی (ابن خاکسار) اور عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم (بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم)۔ احباب بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر شاہ نواز خاں حیدر آباد

پتہ مطلوب ہے

(۱) مکرم ماسٹر نذیر خان صاحب ہیڈ ماسٹر رفیق اینڈ کو۔ قادیان جہاں کہیں ہوں اپنے ایڈریس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ایک بہت ضروری کام ہے۔ اگر یہ اعلان ماسٹر صاحب کے کسی واقف کار کی نظر سے گذرے تو وہ ان کا پتہ دے کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار محمد شریف اوورسیر محکمہ نہر ڈاکخانہ شیخ فاضل براستہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری۔

(۲) مکرم سردار احمد صاحب ولد چوہدری غلام علی صاحب شاہ پور کے متعلق اگر ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کو علم ہو کہ وہ آجکل کہاں ہیں ان کے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ممنون ہونگا

نظارت بیت المال ربوہ

درخواست دعا۔ میرے عزیز بھائی سید ولی اللہ شاہ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مشرقی افریقہ بغرض تبلیغ تشریف لے گئے ہیں ان کی صحت کچھ خراب ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ سید محمد سعید

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور
مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۹ء

اخلاقی روحانی قدریں

اسلامی معاشرہ کو زندہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پورے اسلام کو اپنے آپ میں زندہ کریں۔ اس کے بغیر اسلامی معاشرہ جو واحد صحیح معاشرہ ہے۔ دنیا میں کبھی پھول پھل نہیں سکتا۔ جو لوگ پورے اسلام پر عمل کرنا نہیں چاہتے۔ اور صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کے معاشی اصول رائج ہو جائیں۔ وہ یا تو دوسروں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ اور یا اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ دوسروں کو دھوکا دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ دراصل اسلام کے خواہشمند نہیں۔ محض اس کے نام کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام کو محض کمیونزم کے لئے راستہ تیار کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ وہ دین کے مقتضیات کو پورا کرنے سے تو گریز کرتے ہیں۔ مگر چاہتے یہ ہیں۔ کہ اس کے ذریعہ کمیونزم کو تقویت حاصل ہو جائے ورنہ ایسے لوگ کم سے کم اپنے آپ کو ضرور دھوکا دے رہے ہیں۔ اسلام جو متوازن سوسائٹی بنانا چاہتا ہے۔ صرف اس کے معاشی اصولوں کو پورے اسلامی ماحول سے جدا کر کے اس میں کامیابی ناممکن ہے۔ اگر ہم ایسا کریں گے۔ تو اس کا نتیجہ بھی آخر میں یہی ہوگا۔ کہ ہم سیدھے الحاد کی آغوش میں چلے جائیں گے۔

چنانچہ اس وقت جو لوگ یہاں معاشی اصلاحات کی حمایت میں مضامین لکھ رہے ہیں۔ وہ ہر پھر کر روس کی تجربہ گاہ کی نظیر ہی پیش کرتے ہیں۔ اور حکومت کو جو طریقے اختیار کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ وہ وہی طریقے ہیں۔ جن کو مارکس۔ انجلیز وغیرہ اشتراکی خیال آماؤں نے ابھارا ہے۔ اور جس کو اس وقت اشتراکی ممالک زیر عمل لا رہے ہیں۔ اور اگر ہم غلطی نہیں کرتے۔ تو وہ عوام کو اس خونی دور سے گذرنے کے لئے اکسا رہے ہیں۔ جس دور سے روس گزرا ہے۔ وہ علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ اگر روسی طریقوں پر یہاں بھی جلد از جلد معاشی سوال حل نہ کیا گیا۔ تو کمیونزم اپنی تمام تباہیوں کے ساتھ یہاں بھی در آئیگا اور جو لوگ ان طریقوں کے اختیار کرنے میں حائل ہیں۔ وہ گویا سرمایہ داری کے حامی ہیں۔ اور کمیونزم کو دعوت دے رہے ہیں۔

یہ لوگ اسلام کے معاشی نظام کو اسلام کا ایک فروعی مسئلہ تو مانتے ہیں۔ لیکن عملاً اسکو بطور بنیادی مسئلہ کے پیش کرتے ہیں۔ وہ قرآن کریم کی آیات پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ گویا اسلام بھی اشتراکیت کی طرح صرف معاشی مسئلہ کو ہی حل کرنے کے لئے نازل ہوا ہے۔ اور بس۔ وہ اسلام کی اخلاقی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر معاشی مسئلہ حل کرتے وقت اسکو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ مسلمانوں میں اسلام کے معاشی اصول اسی طرح نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح سوا شکم پری کے اسلام نے کچھ اور سکھایا ہی نہیں۔ اور اسلام بھی اسی جنت کو پیش کرتا ہے۔ جس جنت کو مادی تحریکیں پیش کرتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس طریق فکر سے ہم آخر اسی نتیجہ پر پہنچینگے۔ جس نتیجہ پر وہ لوگ پہنچے ہیں۔ جو اسلام کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہم خود بھی اسلام کی حقیقت سے ناواقف ہو جائیں گے۔ اور آخر الحاد کو اسلام پر کامیاب کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے اسلام کا صحیح تصور ہی کھو دیا ہے۔ اس لئے وہ یہ اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔ کہ اسلامی معاشرہ کی خصوصیات کیا ہیں۔ ان کے دماغوں میں موجودہ سرمایہ داری جو مغربی الحاد نے پیدا کی ہے۔ گونج رہی ہے۔ وہ ایک مومن دولتمند کی ذہنیت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ایک حقیقی مومن لکھ پتی بھی ویسا ہی انسان ہے۔ جیسا کہ ایک یہودی یا امریکن لکھ پتی۔ ان کے ذہن سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ جیسے انسان خارج ہو چکے ہیں۔ وہ عہد خلافت راشدہ کے معاشرہ کے حوالے تو دیتے ہیں۔ لیکن معاشی مسئلہ کو حل کرتے وقت صرف نیویارک اور لنڈن کے معاشرہ کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں صرف ظالم بادشاہی دور کی جاگیر داریاں ناچتی ہیں۔ اس لئے وہ اسلامی معاشی اصولوں کو بھی اسی طرح رائج کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح وہ الحادی تحریکیں کر رہی ہیں۔ جو نیویارک اور لنڈن کے معاشرہ کے ردِ عمل میں پیدا ہوئی ہیں۔

اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے سامنے اس وقت کوئی ایسا ملک یا قوم نہیں۔ جو اسلامی معاشرہ کا عملی نقشہ ہو۔ اسلام کی حقیقی روح قوموں میں مفقود ہے۔ اسلام پر کہیں بھی عمل نہیں ہو رہا۔ اس لئے وہ مغربی الحادی تحریکوں سے متاثر ہو کر اس بات کے قائل ہو چکے ہیں۔ کہ اسلامی معاشرہ بھی انہی سائنٹیفک اصولوں پر قائم کیا جا سکتا ہے۔ جو مغرب کی الحادی عقلیت نے گھڑے ہیں۔ اور جن کا تجربہ روس میں ہو رہا ہے۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ مغربی عقلیت صرف ایک مادی جنت کی قائل ہے۔ جو دراصل دوزخ سے کم نہیں۔ جیسا کہ ہم اس وقت دیکھ رہے ہیں۔

سوال یہ ہے۔ کہ آیا جو جنت اسلام بنانا چاہتا ہے۔ وہ اس الحادی جنت سے مختلف ہے یا نہیں۔ جو مغربی عقلیت صرف زندگی کے مادی نقطۂ نظر سے بنانا چاہتی ہے۔ اور جو اپنی تمام دلآویزیوں کے باوجود دنیا کے لئے جہنم سے کم ثابت نہیں ہو رہی۔ بے شک موجودہ نیویارک اور لنڈن کے معاشرہ کے مطابق انفرادی سرمایہ داری کا وہی تصور ہے۔ جو اس معاشرہ کے مفکروں نے جانچا ہے۔ اور اس کے وہی سائنٹیفک نتائج ہیں۔ جو اس بے خدا معاشرہ کے متقاضی ہیں۔ اس معاشرے میں ملکیت اور سرمایہ داری کا جو تصور ہے۔ اس تصور پر جو سائنٹیفک عمارت تیار کی جائے گی۔ وہ وہی ہوگی۔ جو ان مفکرین نے سمجھی ہے۔ وہ اپنے عقلیت پرستانہ محدود ماحول سے باہر نکل نہیں سکتے۔ وہ اپنے معاشرے کی زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی علمی بحث مباحثہ اور اس کے فیصلے اسی معاشرے کے مطابق ہونے ضروری ہیں۔ جو انہوں نے خدا تعالےٰ کے تصوّر سے الگ ہو کر پروان چڑھایا ہے۔ اسلام میں ملکیت کا وہ تصور ہی نہیں ہے۔ اس لئے ان نتائج کو جو محض عقلیت کے تصوّر ملکیت کے پیش نظر برآمد کئے گئے ہیں۔ اسلامی معاشرے پر چسپاں کرنا بنیادی غلطی ہے۔ جناب سبط فاروق فریدی اپنے ایک مقالہ میں جو ہفت روزہ "چٹان" اشاعت ۷ نومبر میں شائع ہوا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"اس وقت ...... زندگی کی اخلاقی روحانی قدروں کا سوال معرض بحث میں نہیں ہے..... اس وقت تو معاشی مسئلہ زیر بحث ہے۔"

یہ موقف "خالصتہً" وہی موقف ہے۔ جس پر آج مغربی الحادی تہذیب کی تمام اساس ہے۔ مغرب میں اس وقت جو فلسفہ کام کر رہا ہے۔ اس میں سے اللہ تعالےٰ کو بالکل خارج از بحث قرار دیا گیا ہے۔ وہ صرف اس مادی دنیا کے حدود کے اندر رہ کر تمام مسائل حل کرنے کا داعی ہے۔ لازماً معاشی مسئلہ کے متعلق بھی وہ اسی محدود نقطۂ نظر کے مطابق فیصلے کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ موجودہ مہلک سرمایہ داری ہے۔ اور چونکہ اس بیماری کا علاج بھی اسی محدود نقطۂ نظر سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے اشتراکیت معرض ظہور میں آئی ہے۔ حالانکہ اسلام کا قطعاً یہ موقف نہیں ہے۔ وہ کسی مسئلہ کو اخلاقی۔ روحانی قدروں سے علیحدہ کر کے حل کرتا ہی نہیں ہے۔ اسلامی معاشی مسئلہ بھی اسلام ہی کے اپنے موقف سے حل کیا گیا ہے۔ جو یقیناً اس موقف سے جدا ہے۔ جو مغربی موقف ہے۔ اسلام مادی قدروں سے انکار نہیں کرتا۔ اس کا معاشی مسئلہ مادیات سے مبرا نہیں ہے۔ لیکن وہ مادی قدروں کو اخلاقی روحانی قدروں سے علیحدہ کر کے نہیں جانچتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک مومن کا تصور ملکیت وہ تصور نہیں ہے۔ جو ایک امریکن یا برطانوی سرمایہ دار کا ہے۔ اس لئے ایک مومن کے تصور ملکیت پر وہ سائنٹیفک نتائج چسپاں نہیں ہو سکتے۔ جو صرف امریکن یا برطانوی سرمایہ دار کے تصور ملکیت سے برآمد ہوتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ہم نے دنیا میں اسلام کو قائم کرنا ہے۔ یا اسی مادی تصور حیات کو جو مغرب نے عقلیت کی پرستاری سے ابھارا ہے۔ اگر ہم نے اسلام کو قائم کرنا ہے۔ تو ہمیں اس محدود سائنٹیفک تحقیقات کو جو یورپ میں کی گئی ہے۔ اسلام کا رہنما نہیں سمجھنا ہوگا۔ بلکہ ہمیں اس عمارت کو گرا کر از سر نو اسلامی طرز فکر کی عمارت تیار کرنا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جو کچھ یورپ نے بنایا ہے۔ ہم اسے بے کم و کاست ویسے کا ویسا ہی قبول کر لیں۔ ہم اس کو جانچ سکتے ہیں۔ پرکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہماری کسوٹی اسلام کا مکمل نظریہ حیات ہوگا۔ جس میں روحانی اخلاقی قدریں بنیادی ہوں گی نہ کہ فروعی۔ مسئلہ کا مغز ہوں گی۔ نہ کہ محض چھلکا۔ جس کو جب چاہا اتار کر پھینکا جا سکتا ہے۔

ورنہ ویسے تو یورپ نے بھی چار و ناچار بہت سے اسلامی اصول اپنے فلسفۂ حیات میں سمو لئے ہیں۔ لیکن چونکہ انہوں نے اسلام کی حقیقی روح سے الگ ہو کر ایسا کیا ہے۔ اس لئے اس کے وہ نتائج پیدا نہیں ہوئے۔ جو اس وقت پیدا ہوتے۔ اگر وہ ساتھ ہی اسلام کی روح کو بھی اپنا لیتے۔ اور یہ دنیا بجائے جنت نما جہنم بننے کے حقیقی جنت بن جاتی۔

درخواست دعا

مغربی افریقہ کے ملکی حالات نہایت خراب ہو رہے ہیں۔ اس لئے مولوی صالح محمد صاحب جو ہماری تحریک تجارت کے نمائندہ ہیں۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کے واسطے نیز دوسرے احباب جماعت کے واسطے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔

نیز وہ یہ بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ بزرگان دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامیاب کرے۔ جس مقصد کے واسطے مغربی افریقہ گئے ہیں۔ یعنی تجارت کے ذریعہ سلسلہ کی مالی حالت کو مضبوط کرنا۔

(وکیل التجارت)

کیا مولوی محمد علی صاحب رجل منصور ہیں؟

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری

مولوی محمد علی صاحب امیر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اپنے خطبہ ۱۶ ستمبر ۱۹۴۹ء میں یہ الفاظ کہے ہیں۔

(مسیح موعودؑ) فرماتے ہیں کہ:-

"مجھے یہ غم اور پریشانی کھائے جاتی تھی کہ میں جس مقصد کو لے کر آیا ہوں ابھی تک اس ملک کے تعلیم یافتہ لوگ اور یورپ کے رہنے والے اس سے محروم ہیں میں کس طرح ان چیزوں کو ان تک پہنچاؤں سو میں نے دوستوں کے مشورہ سے اس تجویز کو پسند کیا کہ ہم انگریزی میں ایک رسالہ جاری کریں اور اس کے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب ہوں گے اور ہر دو نے اس کا ایڈیٹر ہونا منظور کر لیا ہے" تو آپ نے اس کام کو اپنی وفات کے بعد تک ملتوی نہیں کیا کہ آپ کی فوج کا سرکردہ کون ہے۔ وہ کام آپ نے اپنے ہاتھوں سے میرے اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے سپرد کیا۔ اور جب آپ کی وفات کے بعد قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے کام کو ضروری سمجھا گیا تو وہ بھی ساری جماعت نے آپ کے جانشین انجمن نے میرے سپرد کیا...... میاں صاحب کی موجودگی میں اور ان کے منہ پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے یہ لفظ کہے کہ مسئلہ کفر و اسلام بہت مشکل ہے۔ بہت لوگوں نے اسے نہیں سمجھا۔ میاں صاحب نے بھی نہیں سمجھا..... آج اگر کسی چیز کا دنیا میں اعتراف ہے تو اس چیز کا نہیں جو میاں صاحب کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نبی تھے۔ بلکہ اس کا اعتراف ہے کہ آپ مجدد تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نبی تھے یا مجدد تھے اسلامی دنیا کے سرکردہ آدمیوں سے اس کا جواب پوچھو"

(پیغام ۲۱ ستمبر ۱۹۴۹ء ص)

مولوی صاحب نے اس سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا کام عیسائیت کے خلاف اتمام حجت میرے سپرد کیا لہٰذا میں ان کی جماعت کا صحیح راہنما ہوں۔

(۲) حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے میاں صاحب کے منہ پہ فرمایا کہ کفر و اسلام کا مسئلہ انہوں نے نہیں سمجھا اور مجھے فرمایا کہ مسئلہ کفر و اسلام پر مضمون لکھو یعنی کفر و اسلام کے متعلق جو میرا عقیدہ ہے وہ درست ہے نہ کہ جو میاں صاحب کہتے ہیں۔

(۳) دنیا میرے عقیدہ کا کہ مرزا صاحب مجدد ہیں اعتراف کرتی ہے نہ کہ میاں صاحب کے عقیدہ کا کہ مرزا صاحب نبی تھے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ اسلامی دنیا کے سرکردہ آدمیوں سے پوچھو کہ مسیح موعودؑ نبی تھے یا مجدد۔

میں لمبی بحث سے بچنا چاہتا ہوں صرف میں مولوی صاحب کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ جو نتیجہ آپ ان تینوں باتوں سے نکالنا چاہتے ہیں وہ اس لئے نہیں نکلتا کہ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور آپ کے بعد انجمن نے یہ خدمت آپ کے سپرد کی اس وقت آپ کے اور خواجہ کمال دین صاحب کے عقیدے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرح تھے یعنی یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ اور ان کا منکر منکر نبی اللہ ہے۔ پس زیادہ سے زیادہ آپ کی بات مان کر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ جب تک آپ کے عقائد صحیح رہے جیسا کہ ریویو آف ریلیجنز کے مضامین سے پتہ چلتا ہے جو آپ کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا رہا ہے۔ اس میں آپ نے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ لکھ کر پیش کیا ہے۔ (دیکھو مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ وغیرہ) تب تک آپ حضرت اقدسؑ کی جماعت کے صحیح کارکن رہے۔ مگر جب آپ نے اپنے عقائد بدل لئے تو آپ مخالف ہو گئے۔

میں یہ مانتا ہوں کہ آپ کی تبدیلی عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق حضور کی زندگی میں ہی شروع ہو گئی تھی۔ جب کہ آپ اور خواجہ کمال دین صاحب نے مولوی انشاء اللہ ایڈیٹر اخبار "وطن" کے ساتھ یہ معاہدہ کر لیا تھا کہ ہم رسالہ ریویو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے الہامات کا ذکر نہیں کریں گے۔ صرف صداقت اسلام پر ہی دلائل دیئے جائیں گے۔ اور وہ غیر احمدیوں میں اس رسالہ کی اشاعت کثرت سے کرا دیگا۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کا پتہ چلا تو حضورؑ نے خواجہ صاحب اور آپ کو فرمایا کہ:-

"مجھے چھپا کر وہ کونسا اسلام تم لوگوں کے سامنے پیش کرو گے۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت تو میں ہوں"

اس پر آپ لوگ اس ارادہ سے باز آئے اور مولوی انشاء اللہ کو اس کے مرسلہ روپے واپس کئے۔ لیکن آپ اور خواجہ صاحب جماعت میں بظاہر نبوت کے قائل ہی رہے اور احمدی احباب کو خطوط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ اور رسول اللہ لکھتے رہے اور صریح طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا انکار حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کیا ہے۔ اس کے ثبوت میں خاکسار آپ کی ایک چٹھی بجنسہ نقل کرتا ہے جو آپ نے چوہدری رستم علی خاں صاحب مرحوم و مغفور کو لکھی تھی۔

مکرم چوہدری صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگرچہ بہت کم فرصتی ہے مگر تاہم وہ بات آپ کو سناتا ہوں جو پرسوں ہمارے امام نے سنائی کہ۔

"جماعت اب اس وقت کے لئے تیار رہے جو آخر ہر نبی پر آتا ہے۔ یعنی رحلت کا وقت اللہ تعالےٰ کے الہامات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت اب قریب ہے۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ قریب سے اس کی کیا مراد ہے اس کے نزدیک بعض وقت تھوڑا وقت بھی ایک بڑا عرصہ ہوتا ہے اور ہماری تو یہی دعا ہے کہ اگر وہ ایک دن بھی ہے تو ان یوما عند ربک کالف سنۃ ہو۔ مگر آخر اس وقت سے تو چارہ نہیں یہ الہامات گویا عید کے دن کے ہیں قرب اجلک المقدر قل میعاد ربک۔ دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اس روز سب پر اداسی چھا جائے گی۔ لا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ یہ آخری الہام تسلی بھی دیتا ہے کہ مقاصد سب پورے کئے جائیں گے۔ مگر فرمایا کہ مقاصد کی تکمیل نبی کے اٹھائے جانے کے بعد بھی ہوتی رہتی ہے۔ یہ تو خدا بہتر جانتا ہے کہ اب کتنا وقت اور ہمارے درمیان یہ خدا کا پیارا ہے۔ اور ابھی ہم میں سے کس کس پر اس نے آخری دعا کرنی ہے۔ مگر جماعت کے لئے وہ وقت ضرور آگیا ہے کہ اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرے۔ کیونکہ خدا اس حالت میں تو اس کو نہیں چھوڑے گا۔ مگر ہم میں سے بڑا بدقسمت کون ہوگا۔ اگر ہم ان لوگوں میں نہ ہوئے جن کو اللہ تعالےٰ اپنے خاص ارادہ اور منشاء سے ایک بڑے کام کے لئے تیار رکھنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سب بھائیوں کو توفیق دے کہ اب اس دنیا سے دل توڑ کر آخرت پر ہی لگا دیں والسلام

(خاکسار محمد علی)

مولوی صاحب سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنے الفاظ "مگر ہم سے بڑھ کر بدقسمت کون ہوگا" پر خشیۃ اللہ سے غور کریں اور بحث کی طرف نہ جائیں۔

دوسری تحریر خواجہ صاحب کی مندرجہ ذیل ہے۔ جس میں انہوں نے صاف لفظوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول لکھا ہے۔

"بنگال کی دلجوئی" ص ۲۱ میں خواجہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"وہ زبردست حملے جس کی پیشگوئی دنیا کو ڈرانے کے لئے ۱۸۸۲ء میں ہوئی۔ طاعون زلازل، قحط اور دیگر آفات سماوی کے رنگ میں ظاہر ہوئے۔ لیکن زمانہ نے ابھی تک غفلت نہ چھوڑی۔ زمانہ نے تاریخ کو دہرایا ایک رسول آیا۔ لیکن ھیھات یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ دنیا میں جب کبھی رسول آیا۔ لوگوں نے اسے مذاق میں اڑایا۔ کیا کوئی سعید روح ہے جو ان باتوں پر غور کرے۔"

(الحکم ۷ اگست ۱۹۱۵ء)

اس طرح کے بہت سے خطوط ہیں جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی رسول سے مخاطب کیا ہے۔ حضرت صاحب نے کبھی برا نہیں منایا بلکہ خوش ہوتے تھے۔ اسی سالانہ جلسہ پر جبکہ آپ نیچے حضرت اقدسؑ معہ ہم خادمان کے بڑے بازار قادیان سے ہو کر ریتی چھلہ میں کثرت خدام سے غبار اٹھنے پر قیام فرما ہوئے تو سیٹھی غلام نبی صاحب مرحوم نے خدام کو صبر کرنے کی تلقین کی۔ اس پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے سیٹھی صاحب مرحوم کو کہا کہ لوگ کیا کریں۔ تیرہ سو سال بعد آج نبی کا منہ دیکھا ہے۔ اسی طرح میں نے دیکھا ایک شخص بلند آواز سے بار بار کہہ رہا ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس شخص کی طرف دیکھتے تھے۔ اب میں تھوڑا سا اقتباس اہلحدیث حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم رئیس حاجی پورہ میں سے لکھ کر دوسری تحریرات کو بشرط ضرورت دوسرے وقت پر چھوڑتا ہوں۔

اپیل بحضور حضرت مسیح موعود مہدی مسعود امام الزمان علیہ الرحمٰن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

...... میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر یہ لوگ اس زمانہ کے "رسول" کے خیالات اور تعلیم اور وہ کلام ربانی جو اس "رسول" پر نازل ہوتا ہے چھوڑ دیں گے تو وہ اور کونسی باتیں ہیں جن کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں کیا اسلام کوئی دوسری چیز ہے جو اس "رسول" سے علیحدہ ہو کر بھی مل سکتا ہے۔ کیا احمد سے علیحدہ ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ مل سکتا ہے۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء)

المختصر چونکہ آپ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ

(باقی صفحہ ۶ پر)

موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں

(۲)

تفسیر کبیر کا ایک ورق

(مرسلہ محمد سعید صاحب چونڈہ)

ان سب آیات اور پیشگوئیوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے تین صدی تک اسلام کی ترقی کا زمانہ ہوگا۔ اس کے بعد دس صدیوں کا لمبا زمانہ اس پر تنزل کا آجائے گا۔ جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ وقت مقررہ پورے کا پورا ہی شمار ہو۔ جب تک کہ کوئی خاص قرینہ نہ ہو۔ بلکہ ایک سال کا اکثر حصہ ایک سال اور دن کا ایک کثیر حصہ ایک دن اور صدی کا ایک کثیر حصہ ایک صدی کہلا سکتا ہے۔ پس حدیث کی مقرر کردہ تین صدیوں کو جن کے بعد فتنہ فساد پھیل جاتا ہے۔ قرآن کریم کے دوسو اکہتر سالوں سے اختلاف نہیں۔ بلکہ ایک جگہ عرصہ زیادہ معین کر دیا گیا ہے۔ اور دوسری جگہ عربی الفاظ استعمال کر دیئے گئے ہیں۔ الغرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والفجر ولیالٍ عشرٍ کہ ہم اس فجر کی اور ان دس راتوں کی قسم کھاتے ہیں۔ جو اس فجر سے پہلے آئیں گی۔ اور اس سے مراد وہ ہزار سالہ دَورِ تنزل اور دورِ ضعف ہے۔ جو اسلام پر پہلی تین صدیوں کے بعد آیا۔ اور ہر رنگ میں تنزل آنا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ ساری تاریکیاں جمع ہو گئیں۔ گویا جس طرح پہلے دَور کے متعلق ایک رات ایک سال کی قائم مقام تھی۔ دوسری پیشگوئی میں ایک رات ایک صدی کی قائم مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان تاریک راتوں کے بعد فجر کا زمانہ آئیگا۔ اور تاریکی و ظلمت کے بادل آسمان روحانیت پر سے پھٹ جائیں گے۔ چنانچہ اسی مناسبت سے مسیح موعود کا ایک نام طارق رکھا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی پہلا الہام والسماء والطارق ہوا۔ اور یہ الہام آپ کو آپ کے والد کی وفات کے وقت ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے معنے ان کی وفات کے کئے ہیں۔ کیونکہ ان کی وفات رات کو ہوئی۔ مگر اس کے معنے صبح کے ستارہ کے بھی ہوتے ہیں۔ اور والد کی وفات کے وقت جب آپ کو فکر ہوئی۔ کہ والد فوت ہو جائیں گے۔ تو کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ کہ تم تو طارق ہو۔ اور محمد رسول اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کو ظاہر کرنے والے ہو۔ پس تمہارے والد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اس دنیوی والد کی وفات کا تم کو کیا غم ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ المرٰ کے ابجدی اعداد کو اگر فیج اعوج کے ہزار سال سے ملایا جائے۔ اور پھر اس سارے حساب کو عیسوی بنانے کے لئے اس میں ۶۲۱ سال وہ شامل کئے جائیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہجرت کے زمانہ تک سنہ عیسوی کے لحاظ سے بنتے ہیں۔ تو عین وہ سن عیسوی نکل آتا ہے۔ جس میں فجر کا طلوع ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے اپنا دعویٰ پیش فرمایا۔ المرٰ کے اعداد ۲۷۱ ہیں۔ اس میں دس صدیاں شامل کی جائیں۔ تو ۱۲۷۱ بن جاتے ہیں۔ پھر ۱۲۷۱ میں ۶۲۱ سال پہلے شامل کئے جائیں تو ۱۸۹۲ بن جاتے ہیں۔ اب اس میں سے دو یا تین سال ہمیں بہر حال نکالنے پڑیں گے۔ کیونکہ المرٰ سورہ رعد میں آتا ہے۔ جو مکی سورۃ ہے۔ اور ہجرت سے دو تین سال پہلے نازل ہوئی تھی۔ اب اگر دو سال نکال دیں۔ تو ۱۸۹۰ رہ جاتے ہیں۔ اور یہ وہی سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں سے بیعت لی۔

اسی طرح اگر ہم ہجری سنہ ھ کا حساب کریں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیان فرمودہ تین صدیوں کو لیالِ عشر میں شامل کریں۔ تو یہ ۱۳۰۰ بن جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بالکل قریب یعنی ۱۳۰۸ھ میں دعویٰ فرمایا ہے۔ اور سات یا آٹھ ایسا چھوٹا دہاکہ ہے۔ کہ تیرہ صدیوں کے ذکر میں انکو شمار ہی نہ سمجھا جائیگا۔ پھر اگر ہم ایک اور لحاظ سے دیکھیں۔ تو اس سے براہین احمدیہ کی پیشگوئی نکل آتی ہے۔ براہین احمدیہ ۱۳۰۰ھ میں لکھی گئی۔ اور ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔ اور یہ وہی سال ہے۔ جس میں قرآنی پیشگوئی کے مطابق فجر کا طلوع مقدر تھا۔ گویا شمسی اور قمری دونوں لحاظ سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور رات کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے افق آسمان سے الطارق کا ظہور ہو گیا۔

یہ کتنی زبردست پیشگوئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طلوع فجر کی تاریخیں تک بتا دی گئی ہیں۔ اور سینکڑوں سال پہلے ان کا ذکر کر دیا گیا۔ اور پھر اس کے مصداق کو عین انہی تاریخوں میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑا کیا۔ جو قرآن اور احادیث میں اس کے ظہور کے لئے مقرر کی گئی تھیں۔ یہ خداتعالیٰ کا ایسا عظیم الشان نشان ہے۔ جس پر غور کرنے سے اسکی ہستی اور قدرت پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر شخص جو تعصب سے خالی ہو۔ اسے اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ اسلام خداتعالیٰ کا سچا مذہب ہے۔

اب رہا پیشگوئی کا تیسرا حصہ یعنی والشفع والوتر اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ شفع اور وتر کا جو معاملہ ہوگا۔ اسے ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس آیت میں بعد کے واؤ عطف کے ہیں۔ اور مراد یہ ہے۔ کہ ہم اسکی بھی قسم کھاتے ہیں۔ اور اسکی بھی قسم کھاتے ہیں۔ لیکن والفجر میں واؤ قسم کے لئے آیا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے کوئی اور مضمون نہیں۔ کہ ہم اس واؤ کو عاطفہ قرار دے سکیں۔ والفجر دراصل بالفجر ہے اور واؤ کو اقسم کا قائم مقام بنایا گیا۔ لیکن اس کے بعد جتنے واؤ ہیں۔ سب الفجر کے بعد جو امور مذکور ہوئے ہیں۔ انہیں معطوف بنانے کے لئے آئے ہیں۔ اس لحاظ سے والشفع والوتر کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ "اور ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں اس معاملہ کو جو شفع اور وتر کا ہے"۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب غارِ ثور میں گئے تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ آپ کے ساتھ تھے۔ تو آپ نے فرمایا تھا۔ لاتحزن ان اللہ معنا۔ غم مت کر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اسی طرح جب شاہد و مشہود جمع ہو جائیں گے۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوبارہ ظاہر ہوں گے۔ اور آپ کا ایک خادم بھی جو آپ کا بروز ہوگا۔ تو وہ وقت بھی اسلام کے لئے نہایت سخت ہوگا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے شاگرد سمیت گویا محصور ہو جائیں گے۔ تب وتر یعنی اللہ تعالیٰ پھر اس بات کو ثابت کرے گا۔ کہ وہ ان کے ساتھ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے:۔ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعہ ہند میں" (تذکرہ ص۲۶) یعنی جس طرح پہلے کفار کے حملہ سے بچنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غار ثور میں پناہ لی۔ اور حضرت ابوبکرؓ آپ کے ساتھ تھے۔ اسی طرح آخری زمانہ میں آپ کی روحانیت کفر سے بچنے کے لئے قلعہ ہند میں پناہ گزیں ہوئی ہے۔ اس الہام الٰہی نے صاف بتا دیا۔ کہ دوسری غار ثور ہندوستان میں ہونے والی ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غار ثور میں پناہ لینگے۔ پھر آپ کے ساتھ آپ کا ایک ساتھی ہوگا۔ اور پھر آپ اسے فرمائیں گے۔ کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اور اسکی نصرت سے وہ قید ہی کامیابی کا ذریعہ ہو جائیگی۔ پس والشفع والوتر میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جس طرح پہلے غار ثور میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے۔ اسی طرح مسیح موعودؑ کے ساتھ پناہ گزیں ہوں گے۔ مگر اس دفعہ غار ثور میں نہیں۔ بلکہ قلعہ ہند میں پناہ گزیں ہوں گے۔ اور پھر خداتعالیٰ ان کی معیت کے لئے اپنے فرشتوں کی فوج کے ساتھ اتریگا۔ جس طرح کہ غارِ ثور کے وقت اترا تھا۔

علاوہ ازیں والشفع والوتر کے ایک اور معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ درمیانی عطف کو الفجر کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔ بلکہ شفع کی طرف پھیرا جائے۔ اس صورت میں اس کے یہ معنے نہ ہوں گے۔ کہ ہم قسم کھاتے ہیں شفع کی۔ اور ہم قسم کھاتے ہیں وتر کی۔ بلکہ اس کے معنے یہ لئے جائیں گے۔ کہ ہم قسم کھاتے ہیں شفع کی اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے وتر کی۔ گویا وتر کی علیحدہ قسم نہیں کھائی۔ بلکہ شفع اور وتر کو ملا کر ان کی قسم کھائی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ ایسے وجود کو ہم بطور شاہد پیش کرتے ہیں۔ جو اپنی ذات میں شفع بھی ہے۔ اور وتر بھی ہے۔ اس صورت میں اس آیت کے یہ معنے ہونگے کہ میں اس شفع کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ جو ساتھ ہی وتر بھی ہے۔ یعنی ایک جہت سے وہ شفع ہے۔ اور ایک جہت سے وتر ہے۔ اور یہ مطلب ہوگا۔ کہ لیالِ عشر کے بعد جو فجر ظاہر ہوگی۔ وہ ایسے وجود کے ذریعہ سے ظاہر ہوگی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غیر ہوتے ہوئے غیر کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا۔ بظاہر وہ دوسرا ہوگا۔ اور شفع کہلائے گا۔ لیکن باوجود ایک دوسرا شخص ہونے کے اس کے آنے سے دو نبی نہیں ہو جائیں گے۔ دو امام نہیں ہو جائیں گے۔ بلکہ وہ ایسا فنافی الرسول ہوگا۔ کہ باوجود اس کے آنے کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کے ایک ہی رہیں گے۔ یعنی وہ یہ کہیگا کہ

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

دوسرے اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ ایسا وجود ظاہر ہوگا۔ جسے لوگ دو سمجھتے ہوں گے۔ یعنی مہدی اور عیسیٰؑ لیکن وہ وتر ہوگا۔ یعنی ایک ہی وجود کے یہ دونو نام ہونگے۔ اور باوجود شفع سمجھے جانے کے جب وہ ظاہر ہوگا۔ تو وتر ثابت ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس قسم کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ کہ لوگ دو مدعیوں کے امیدوار ہوں۔ لیکن جب وقت آئے تو وہ دو موعود ایک ہی موعود ثابت ہوں۔ صرف یہی ایک زمانہ ہے۔ جس میں لوگ کہتے تھے۔ کہ ایک مسیح ہوگا۔ اور ایک مہدی ہوگا۔ مگر جب وہ آیا۔ تو وتر تھا یعنی پیشگوئیوں کے لحاظ سے دو کی خبر دی گئی تھی۔ مگر حقیقت کے لحاظ سے وہ دو نہیں تھے۔ بلکہ ایک ہی وجود کے دو مختلف نام تھے۔

پھر فرماتا ہے۔ واللیل اذا یسر۔ اس حصہ آیت میں پھر ایک اور صدی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو دس تاریک راتوں کے بعد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کے معاً بعد اسلام کی ترقی نہ ہوگی۔ وہ فجر تو ان کے بعد ظاہر ہو جائے گی۔ شعاع نور نظر آ جائے گی۔ اور لوگوں کی امیدیں بندھ جائیں گی۔ مگر ابھی رات نہ جائیگی۔ بلکہ ایک صدی کا ابھی وقفہ ہوگا۔ اب اگر ۱۸۹۰ کو فجر لے لو۔ تو یہ صدی ۱۹۹۰ تک چلتی ہے۔ آج کل ۱۹۴۵ء ہے۔ (دسمبر ۱۹۴۵ء میں یہ تفسیر لکھی گئی۔ مرتب) اس لحاظ سے چھیالیس سال ابھی اس لیل میں باقی رہتے ہیں۔ اور اگر ہجری سال لے لو۔ اور ۱۲۷۱ کو دس تاریک راتوں کا آخری سال قرار دے دو۔ تو یہ صدی ۱۳۷۱ میں ختم ہوتی ہے گویا اس لحاظ سے لیل کے ختم ہونے میں صرف ۸ سال باقی رہتے ہیں۔ اور اگر صدی کا سر مراد لو۔ اور ۱۴۰۰ھ میں اس لیل کا اختتام سمجھو۔ تو اس میں ۳۷ سال باقی رہتے ہیں۔ یہ تین مدتیں ہیں۔ جو تین مختلف جہتوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان میں سے کونسی جہت حقیقی ہے۔ اور کونسی غیر حقیقی یہ بھی ممکن ہے۔ کہ تینوں جہتیں ہی حقیقی ہوں۔ ممکن ہے کہ جانے والی ایک رات کا ایک ظہور آٹھ سال بعد ہو۔ یعنی ۱۹۵۲ء میں اور ایک ظہور ۳۷ سال بعد ہو۔ یعنی ۱۹۸۱ء میں۔ ایک ظہور چھیالیس سال بعد ہو۔ یعنی ۱۹۹۰ء میں۔ قمری لحاظ سے چونکہ ایک صدی میں تین سال کی کمی آ جاتی ہے۔ اس لئے ۳۷ سالہ میعاد میں سے اگر تین سال دے دیئے جائیں۔ تو ۳۴ سال رہ جاتے ہیں۔

باقی دیکھو صفحہ ۶

اس لحاظ سے یہ لیل ۱۳۹۷ھ میں ختم ہو گی۔ گویا تین کی بجائے چار جہتیں ہو گئیں۔

ایک نقطہ نگاہ سے اس لیل کے جانے میں صرف آٹھ سال باقی رہتے ہیں۔ ایک نقطہ نگاہ سے ۳۴ سال باقی رہتے ہیں۔ ایک نقطہ نگاہ سے ۴۷ سال باقی رہتے ہیں۔ گویا ۱۹۴۹ء کے لحاظ سے چار سال، ۳ سال۔ یا ۳۳ سال۔ یا ۴۲ سال باقی رہتے ہیں۔

اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہو گا۔ کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہو گی۔ فتح و نصرت کے نشانات قریب قریب عرصہ میں ظاہر ہونے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے۔ کہ مومنوں کے ایمان ساتھ کے ساتھ تازہ ہوتے رہتے ہیں جیسے گھر سے بخیریت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلامتی کے ساتھ نکل آئے۔ تو مومنوں کو ایک خوشی پہنچی جب غار ثور میں دشمنوں کے حملہ سے بچ گئے۔ تو دوسری خوشی پہنچی۔ مدینہ پہنچے تو تیسری خوشی حاصل ہوئی۔ بدر کی جنگ میں کفار کو شکست ہوئی۔ تو چوتھی خوشی پہنچی۔ اسی طرح ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ان چاروں مدتوں میں سے ہر مدت کے اختتام پر فجر کی ایک ایک لو ظاہر کرتا رہے۔ اور اس طرح مومنوں کے ایمانوں کو تقویت دیتا رہے۔ اسی رات کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اشعار میں فرمایا ہے

دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے
اے میرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار

از تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول صفحہ ۲۹ تا صفحہ ۵۳۰

مسجد ربوہ

آپ کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعمیر مسجد ربوہ کے لئے چندہ کی جو تحریک فرمائی تھی۔ اس کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ہے۔ اپنے وعدہ کی ادائیگی کی طرف جلد متوجہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ مطلوبہ رقم پوری نہ ہو جائے۔ اور آپ کا حصہ اس مسجد مبارک میں شامل نہ ہو سکے۔ جو نئے مرکز میں پہلی مسجد ہے۔

(نظارت بیت المال)

عازمین جلسہ سرگودہا کی خدمت میں

متعدد اعلانات کے ذریعہ احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء کو کمپنی باغ سرگودہا میں جمعہ پڑھا کر تقریر فرمائیں گے وقت بہت کم ہے۔ مزید اعلانات کا شاید موقع نہ آئے احمدی احباب سے توقع ہے۔ کہ سرگودہا تشریف لا کر خود کو مہمان نہیں۔ میزبان تصور فرما کر اس مشترکہ ذمہ داری میں ہمارے ساتھ بصورت ذیل تعاون فرمائیں گے۔

۱۔ بیرونی جماعتوں کے ذمہ دار عہدیدار فوراً ایسے شریف غیر احمدی معززین کے پتے تحریر فرمائیں جنہیں تقریر میں شامل ہونے کی دعوت براہ راست بھیجنا ضروری ہو۔ ایسے لوگوں کو تیار رکھیں۔ تا اگر دعوت بر وقت نہ بھی پہنچے۔ تو انہیں ساتھ لا سکیں۔

۲۔ ان میں سے جن احباب کو جلسہ گاہ میں خاص جگہ دینا اشد ضروری ہو۔ اُن کے نام اور پتے امیر یا پریذیڈنٹ علاقہ سے تصدیق کرا کر قبل از وقت لکھ بھیجیں۔ تانکے لئے سٹیج کے قریب چند محدود سیٹوں کے پاس جاری کرنے کی کوشش کی جائے تقریر سے چند گھنٹے پیشتر ایسے پاس مجھ سے لئے جائیں:۔

۳۔ تمام چھوٹے بڑے احمدی حضرات یہ عہد کر کے آویں کہ:۔

ا۔ ہر طرح سے منظم رہ کر احمدیت کے نظم و نسق کی روایات کو تازہ کر دکھائیں گے۔

ب۔ خود دریوں پر بیٹھ کر کرسیاں غیر احمدی مہمانوں کے لئے وقف سمجھیں گے۔ بجز اس صورت کے کہ کسی مصلحت کے ماتحت بعض کا ذکر ان عارضی طور پر بٹھانا یا اُٹھانا ضروری خیال کریں۔

ج۔ بصورت عدم گنجائش اگر بعض کو رات شامیانہ کے نیچے دریوں پر بسر کرنی پڑی۔ تو اس سے گریز نہ کریں گے۔ بلکہ ہر دیگر تکلیف کو بھی بخوشی قبول فرمائیں گے

والسلام۔ احقر محمد اقبال پراچہ ناظم جلسہ
پتہ:۔ جنرل منیجر دی یونائیٹڈ بڑ انسیورنس سرگودہا

پاکستان نے اپنے سکہ کی شرح کیوں نہیں گھٹائی؟

دنیا کے بہت سے ملکوں نے اپنے سکہ کی شرح ڈالر کے مقابلہ میں کم کر دی ہے۔ مگر پاکستان نے مخصوص حالات کے پیش نظر اپنے سکہ کی موجودہ شرح میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ہمارے اس فیصلہ کو ہماری طاقت کا ثبوت سمجھا گیا ہے۔ ہندوستان کے کافی ذمہ دار اور با اثر حلقوں نے بھی ہمارے اس فیصلہ کو اچھا سمجھا ہے۔ مگر ہندوستان کے چند حلقے اپنے ذاتی مفاد اور نفع خوری کی دھن میں یہی چاہتے ہیں۔ کہ پاکستانی سکہ کی شرح بھی کم ہو جائے۔

حیرت ہے۔ کہ چند ہندوستانی وزراء بھی ان لوگوں کی ہمنوائی کر رہے ہیں۔ ہندوستانی وزراء کی یہ روش صرف تقریروں تک محدود نہیں رہی بلکہ ہندوستان نے ہمارے اس فیصلہ کو ابھی تک نہیں تسلیم کیا ہے۔ جن کا اثر دونوں ملکوں کے درمیان تجارت پر پڑ رہا ہے۔ ہندوستان نے سرسوں کے تیل اور فولاد پر برآمدی محصول بڑھا دیا ہے۔ پاکستان آنے والے کوئلہ کی قیمت میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور پٹ سن کی قیمت کم کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ ان اقدامات کی غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان کے خیال میں ہم نے یہ فیصلہ اسے نقصان پہنچانے کے لئے کیا ہے حالانکہ واقعہ یہ نہیں ہے۔

اصل وجہ

مسٹر زاہد حسین گورنر دولت پاکستان بنک نے ۲۲ ستمبر کو اپنی نشری تقریر میں کہا تھا۔

"یہ فیصلہ کسی ملک کے خلاف نہیں ہے۔ اور ہندوستان کے خلاف تو ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ دونوں ملکوں کے درمیان گہرے اقتصادی تعلقات قائم ہیں۔ پاکستان اپنی اشیاء ہندوستان کے ہاتھ مناسب قیمت پر فروخت کرنے اور ہندوستان کی چیزیں مناسب قیمت پر خریدنے کی تمنا رکھتا ہے"۔

اس کے بعد آنریبل مسٹر غلام محمد وزیر مالیات حکومت پاکستان نے اپنی ۱۵ اکتوبر والی نشری تقریر میں صاف الفاظ میں کہا تھا

"پاکستان نے یہ فیصلہ محض اقتصادی بنیاد پر کیا ہے۔ اس میں سیاسی مقصد کو ذرا دخل نہیں۔ پاکستان نے یہ فیصلہ ہندوستان کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے فائدہ کے لئے کیا ہے"۔

جس اقتصادی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا وہ بالکل واضح اور ظاہر ہے۔ پاکستان زرعی ملک ہے اور زرعی اشیاء ہی برآمد کرتا ہے۔ اس زرعی پیداوار میں غیر معمولی اضافہ کی مستقبل قریب میں کوئی اُمید نہیں۔ وہ زیادہ تر صنعتی چیزیں باہر سے منگاتا ہے۔ اور ان کی درآمد میں کوئی زرعی کمی نہیں کی جا سکتی۔ اگر پاکستان اپنے روپیہ کی موجودہ شرح ڈالر کے مقابلہ میں کم دیتا۔ تو اس کی آمدنی کم ہو جاتی۔ وہ زیادہ ڈالر نہیں کما سکتا۔ اور وہ ڈالر کے علاقہ سے جو مصنوعات اور مشینیں وغیرہ خریدتا ہے۔ اسے ان کی زیادہ قیمت ادا کرنا پڑتی۔ جس کی وجہ سے اس کا خرچ بڑھ جاتا۔ آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہونے کا وہی نتیجہ ہوتا جو ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ یعنی اقتصادی توازن قائم نہ رہتا۔ اس کی ساکھ گر جاتی۔ اور اس کے باشندوں کا معیار زندگی کم ہو جاتا۔

آنریبل مسٹر غلام محمد نے اپنی نشری تقریر میں دولت مشترکہ کے وزراء مالیات کی اس کانفرنس کا بھی ذکر کیا تھا۔ جو لنڈن میں گذشتہ جولائی میں ہوئی تھی۔ موصوف نے بتایا۔ کہ اس کانفرنس کا مقصد یہ تھا۔ کہ اسٹرلنگ علاقہ کے لئے زیادہ ڈالر کمائے جائیں۔ اور ڈالر نیز دیگر مشکل الحصول زر کے اخراجات میں کمی کی جائے۔ اگر پاکستان دیگر ملکوں کی طرح اپنے سکہ کی شرح کم کر دیتا۔ تو یہ دونوں مقصد فوت ہو جاتے

ان امور سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس فیصلہ میں پاکستان نے صرف اپنے ہی نہیں بلکہ پورے اسٹرلنگ علاقہ کا مفاد بھی پیش نظر رکھا ہے جس کے لئے وہ بجا طور پر مبارکباد کا مستحق ہے

بقیہ صفحہ ۴:۔ کی نبوت کے منکر ہیں جو اصل دعویٰ تھا۔ اور پھر جو حضرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایڈیٹری کا کام کبیر کر کے پہنچی تھی وہ بھی آپ نے چھوڑ دی ہوئی ہے۔ اور تجویزی ترجمہ میں بھی ترمیم کر لی ہوئی ہے۔ اس لئے آپ رجل منصور نہیں ہو سکتے۔ رجل منصور وہ ہو سکتا ہے۔ جو مسیح موعود کو نبی اللہ پیش کرے اور آپ کے بعد سلسلہ خلافت بھی ملنے وغیرہ۔ اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق صرف اتنا ہی لکھنا طالب حق کے لئے کافی ہے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا۔ کہ میں مسیح موعود ہوں اس کو آپ بھی مانتے ہو۔ کہ حضرت صاحب نے واقعی بحکم خدا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہم دونوں فریق ان دلائل کو دیکھیں۔ جو آپ نے اپنے دعووں کے ثبوت میں دیئے ہیں۔ اگر وہ نبیوں والے ہیں۔ اور ان سے نبوت ثابت ہوتی

ہے۔ تو آپ نبی ہیں۔ ورنہ صرف مجدد۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ایک غیر نبی اپنی صداقت میں نبیوں کے دلائل دے کر نبی بنے چونکہ حضرت صاحب اپنی صداقت میں ہمیشہ انہیں دلائل کو پیش فرماتے رہے ہیں جن سے نبوت ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً لو تقول علینا فقد لبثت عمراً۔ وغیرہ لہذا آپ نبی ہیں فتدبروا ولا تکن من الغافلین۔

تشکر احباب: میری رفیقہ حیات زینب بیگم مرحومہ جو ربع صدی میری غمگسار رہی کے فوت ہونے کی اطلاع ہونے پر ملک افریقہ غربی ٹوؤن کے علاوہ اکناف عالم سے ہمدردی کے کئی خطوط آ رہے ہیں۔ بندہ چونکہ خود بیمار اور داخل ہسپتال رہا۔ اس لئے فرداً فرداً سب کو لکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوئے بذریعہ اخبار الفضل سب افراد کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ جزاہ۔ (محمد ابراہیم خلیل مبلغ سلسلہ فری ٹوؤن)

کیا آپ جانتے ہیں؟

اگر ہم کاغذ بنانا چاہیں۔ تو ہمیں مشرقی پاکستان کے ضلع چٹاگانگ اور اس کے نواح میں سات کروڑ ٹن بانس ہر سال مل سکتا ہے۔ سلہٹ کے پہاڑی علاقوں میں پائی جانے والی اکرا گھاس بھی کاغذ سازی کے لئے بہت ہی مناسب ہے۔

تہران کانفرنس کی درخواست پر حکومت پاکستان نے ایک وفد عمان میں ٹڈیوں کا جائزہ لینے کے لئے روانہ کیا تھا۔ جس نے تقریباً چار ماہ کے عرصہ میں ۰۰۰ر۱۰ مربع میل علاقہ کا جائزہ لیا۔

حال میں ۱۷ پاکستانی نرسیں ریڈیو گرافی اور انا ٹرنگ کی تربیت حاصل کرنے کے لئے انگلستان گئی ہیں

ہز امپیریل میجسٹی شاہ ایران اسی موسم سرما میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔

نومبر میں ہونے والی بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس میں تین سو ٹیکنیکل اور تجارتی ماہرین شرکت کریں گے۔

حکومت پاکستان نے سال رواں کے لئے ۲۶ ڈاکٹر منتخب کئے ہیں جنہیں طب اور متعلقہ مضامین کی اعلیٰ تربیت غیر ممالک میں دی جائے گی۔

یوم عالمی صحت کے موقع پر جھنڈے فروخت کرنے سے مبلغ ۹۰۸ر۶ روپے ۹ آنے ۶ پائی کی رقم جمع ہوئی۔

ہز سوئیز کے اس طرف اسٹاف کالج کوئٹہ اپنی قسم کا بہترین کالج ہے۔

گذشتہ جنگ عظیم میں جن سپاہیوں نے شمالی افریقہ کے ریگستانوں میں دنیا کی بہترین سپاہ کو شکست دی تھی وہ پاکستانی تھے۔

قائد اعظم مرحوم نے چونتیس سال تک یعنی ۱۹۰۶ء سے ۱۹۴۰ء تک سخت کوشش کی۔ کہ ہندو مسلم مسئلہ کا تصفیہ ہو جائے۔ لیکن کانگرس ان کی مساعی کو برابر ناکام بناتی رہی

پاکستانی ڈاک خانہ نے ۵ روپے ۵۰ روپے ۱۰۰ روپے ۵۰۰ روپے ۱۰۰۰ روپے ۵۰۰۰ روپے کے مالیتی ۱۲ سالہ سیونگ سرٹیفکیٹ جاری کئے ہیں۔

جون ۱۹۴۹ء تک ختم ہونے والی ششماہی میں پاکستان نے برطانیہ کا ۰۰ر۸۰ لاکھ پونڈ کا مال درآمد کیا۔

برطانیہ میں ووکنگ مسجد کے نئے امام ہیڈ لیکشی جرمن ہیں:۔

دنیا کی مختلف اقوام نے اقوام متحدہ کے منشور پر ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو دستخط کئے تھے۔

پاکستان میں سندھ۔ بلوچستان اور پنجاب میں ٹڈیوں کے انسداد کے لئے پندرہ چوکیاں قائم ہیں

پاکستان ملٹری اکاڈمی کاکل کا افتتاح ۲۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو ہوا تھا۔ اس اکاڈمی کے کیڈٹ بٹالین کو پہلی پاکستانی بٹالین (قائد اعظم کی اپنی بٹالین) ہونے کا شرف حاصل ہے۔

"پاکستان اپنے سکہ کی اہمیت برقرار رکھ کر اپنی ضروریات کا ۹۰ فی صدی مال اسٹرلنگ علاقہ سے سستے داموں درآمد کر سکے گا۔

امن کا نوبل پرائز ہر سال ۱۰ دسمبر کو تقسیم کیا جاتا ہے

بوجھ برداری کی ایک نئی مشین

لندن (ہوائی ڈاک)۔ ساؤتھ ویلز کی ایک فرم ایک ایسا ہائیڈرولک پوڈر بنانے میں مصروف ہے۔ جو اگر کھیتی باڑی کے ٹریکٹروں میں لگا دیا جائے۔ تو انہیں بوجھ اٹھا کر گاڑی میں رکھنے والی مشین میں تبدیل کر دیتی ہے اس طرح اس پوڈر سے ٹریکٹر کی افادیت میں گویا دوگنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس بوجھ بردار کے کئی فائدے ہیں۔ یہ اناج اور سوکھی گھاس کے گٹھے اور ٹریکٹر ڈرائیور کے اپنی جگہ سے اٹھے بغیر ہی بلیاں تک اٹھا کر لاری میں لاد دیتا ہے۔

اس بوجھ بردار کی صاف ستھری وضع قطع اور وہ بھی بغیر کسی کل پرزوں کے ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ بھی ٹریکٹر کا ایک ضروری حصہ ہے۔

سابق اطالوی نو آبادیات کے متعلق سیاسی کمیٹی کی قرارداد

پاکستانی وفد کے رئیس چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے سیاسی اور سلامتی ذیلی کمیٹی میں اس بات کی مخالفت کی۔ کہ افریقہ میں سابق اطالوی نوآبادیات کے مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں ایک واحد قرارداد منظور کی جائے۔ قرارداد نو ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۰ ووٹوں سے منظور کر لی گئی۔ یہ قرارداد تین حصوں پر مشتمل ہے جو لیبیا۔ سمالی لینڈ اور اریٹیریا سے تعلق رکھتے تھے مسودہ قرارداد حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔

(۱) یکم جنوری ۱۹۵۲ء تک لیبیا کو خود مختار مملکت ہو جانا چاہیئے۔ جو سیری نیکا، طرابلس الغرب اور فزان کی یونین پر مشتمل ہو۔

۲۔ اطالوی سمالی لینڈ ۱۰ سال اٹلی کی تولیت میں رہنے کے بعد خود مختار مملکت بنے۔ اس دوران میں نظم و نسق کے اختیارات اٹلی کے پاس رہیں گے۔

(۳) اریٹیریا کے باشندوں کی خواہشات اور ان کی خود مختاری کی صلاحیت معلوم کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ تینوں نوآبادیات کے لئے علیحدہ علیحدہ قراردادیں پیش کرنے کے بجائے ایک واحد قرارداد پیش کرنے کی تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا کہ کمیٹی کو پہلے ہر ایک نوآبادی کے فیصلہ میں غور کرنا چاہیئے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے مزید کہا۔ کہ جہاں تک جغرافیائی سیاسی اور قانونی صورت کا تعلق ہے۔ انفرادی خصوصیات کے لحاظ سے ان نوآبادیات میں باہم کوئی مشابہت نہیں پائی جاتی۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ ذیلی کمیٹی نے ان تینوں نوآبادیات میں سے ہر ایک کے لئے مختلف حل تجویز کئے ہیں۔ جو ایک واحد قرارداد کی شکل میں سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اس طرح اگر تینوں نوآبادیات میں سے کسی ایک نوآبادی کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ تو شائد قرارداد کے متن میں جو تینوں علاقوں پر حاوی ہوگا۔ کچھ تبدیلی کرنی پڑے۔ پاکستانی وفد کے رئیس نے مزید کہا کہ یہ نامناسب ہوگا۔ کہ علاقے خود بخود اس تجویز کے فوائد سے محروم ہو جائیں جو ان کے بارے میں پیش کی گئی ہو۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ ہندوستان۔ مصر اور عراق نے پاکستان کے ساتھ سابق اطالوی نوآبادیات کے بارے میں ایک واحد قرارداد پیش کرنے کی تجویز کی مخالفت کی۔ اس قرارداد نے اٹلی کے مسائل کا حل تلاش کرنے میں پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں۔ بیس لاطینی امریکی قوموں کے بلاک نے اعلان کیا۔ کہ وہ لیبیا کی آزادی پر اس وقت تک رضامند نہ ہوگا۔ جب تک کہ اسمبلی سمالی لینڈ پر اطالوی نظم و نسق کو تسلیم نہ کرلے۔

سنگاپور میں لیڈی نون کی سرگرمیاں

سنگاپور (بذریعہ ڈاک) سنگاپور کے دوران قیام میں لیڈی فیروز خان نون نے کئی مجلسوں میں تقریر کی اور وہاں کی عورتوں کی عمرانی بہبودی کی سرگرمیوں کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ ایک نمایاں چینی خاتون مسز اونگ کی دعوت پر لیڈی نون نے چائینیز لیڈیز کلب (چینی خواتین کا کلب) فار ٹنائٹلی کلب (پندرہ روزہ کلب) اور متعدد خواتین کے اداروں میں تقاریر کیں۔ موصوفہ نے مسلم مشنری (مسلم تبلیغی جماعت) کے شعبہ مستورات اور وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں شاہی فضائیہ کے افسروں کی بیویوں اور عملہ کو خطاب کیا۔ موصوفہ نے زیادہ تر پاکستانی خواتین کی خدمات اور ان کے بلند حوصلوں کے متعلق تقریریں کیں

پاکستان پولیس سروس!

چیف سیکرٹریز اور انسپکٹر جنرل آف پولیس کی ایک کانفرنس ڈاکٹر آئی۔ ایچ قریشی نائب وزیر داخلہ کی زیر صدارت کراچی میں منعقد ہوئی تھی۔ کانفرنس نے جن امور پر غور کیا ان میں پاکستان پولیس سروس کے ایک مرکزی نظم کے قیام اور وسعت کا سوال بھی شامل تھا۔ اس سروس کا نام "پاکستان پولیس سروس" طے کیا گیا۔ نیز یہ کہ اس عملہ میں صرف مقابلہ کے امتحان سے بھرتی کی جائے۔

انڈونیشیا ایشیا میں اہم کردار ادا کرے گا

لندن ۵ر نومبر۔ برطانوی اخبارات میں نئے انڈونیشیا کی آئندہ ترقی کی شکل کے متعلق بہت کچھ تحریر کیا جا رہا ہے۔ نئے انڈونیشیا کا خیر مقدم کرنے کے ساتھ ساتھ اس امکان کا بھی اظہار کیا جا رہا ہے کہ انڈونیشیا ایشیا میں نمایاں کردار ادا کرے گا۔

اخبار "فائی نن سیئل ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم واشنگٹن نے جمہوریہ کے خود مختار حکومت بننے سے قبل اور بعد میں امریکہ کی امداد دینے کی اسکیموں کے متعلق ایک تفصیلی رپورٹ روانہ کی ہے جمہوریہ انڈونیشیا کے ٹیم جنوری کو خود مختار حکومت بننے کے بعد ہی اسے مارشل امداد دی جا سکتی ہے۔ نامہ نگار مذکور رقمطراز ہے کہ امریکی حکومت اس قسم کی امداد دینے کی خواہاں ہے اور اس نے فوری استعمال کے لئے ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ منظور کر دیئے ہیں۔ انڈونیشیا کو گذشتہ دسمبر میں اقتصادی امداد دینے کا سلسلہ بند کر دیا تھا۔ اس امداد کا سلسلہ جاری کرنے کے اعلان سے قبل وزارت خارجہ اور اقتصادی تعاون کے نظام کے درمیان انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ سال انڈونیشیا امریکہ سے مالی امداد حاصل کرنے کے دوسرے وسائل سے بھی فائدہ اٹھا سکے گی جب سے زیادہ امکان برآمد اور درآمد کے بینک سے مدد ملنا ہے۔ جس نے ایک زمانہ میں انڈونیشیا کے لئے ۱۰ کروڑ ڈالر مقرر کئے تھے۔

امداد کا ایک اور وسیلہ اقتصادی تعاون کا نظام ہو سکتا ہے۔ جو ضروری اشیاء کا ذخیرہ جمع کرنے کے پروگرام کے سلسلہ میں پٹرول، ٹین، ربڑ اور دوسری انڈونیشی اشیا خرید سکتا ہے۔

نامہ نگار مذکور رقمطراز ہے کہ تیسرا وسیلہ بین الاقوامی بینک ہے۔ لیکن انڈونیشیا اقوام متحدہ کا ممبر نہیں ہے۔ اس لئے وہ بینک اور بین الاقوامی نقدی بینک کا ممبر نہیں بن سکتا اور اسی لئے اسے قرضہ نہیں مل سکتا۔ لیکن امریکی حکومت جلد سے جلد انڈونیشیا کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانا چاہتی ہے اور وہ اسکی بینک اور فنڈ کی ممبری کی حمایت کرے گی

اخبار "مانچسٹر گارڈین" کے نامہ نگار خصوصی کو نئی قوم کا اقتصادی اور مالی طور پر روشن مستقبل نظر آیا ہے۔ یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ انڈونیشی حکومت کا پہلا کام اخراجات میں کمی کرنا ہونا چاہیئے۔ وہ لکھتا ہے کہ غالباً مسلح فوجوں پر ½ اور ب گلڈر کے خرچ کو ۱۰ کروڑ گلڈر تک کم کر دینا ممکن ہے دیہ کمی دو یا تین سال میں ہو سکتی ہے۔ اور پانچ سال میں بجٹ متوازن ہو سکتا ہے۔

آزادی انڈونیشیا پر مسٹر بیون کا اظہار مسرت

لندن ۵ نومبر۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے انڈونیشی اور ولندیزی وفود، اقوام متحدہ کے کمیشن کے اراکین اور ہیگ کانفرنس کے صدر کے نام ایک تہنیتی پیغام بھیجا ہے۔ وزیر خارجہ نے انڈونیشی سمجھوتے کو جمہوری اصولوں کا اظہار بتایا ہے۔ جو مشرق اور مغرب کے درمیان دوستی برابری اور مکمل اشتراک کی راہ میں ایک اور قدم ہے

مسٹر بیون نے حکومت برطانیہ کی اس دلی امید کا اظہار کیا ہے کہ یہ سمجھوتہ انڈونیشیا میں استحکام اور خوشحالی کے ایک طویل دور کا باعث ہوگا اور ایشیا میں امن وامان اور خوشحالی کے قیام میں ممد و معاون ثابت ہوگا (اسٹار)

بجلی کی لہر اندھوں بہروں اور مفلوج لوگوں کو مدد پہنچائے گی

نیویارک ۴ر نومبر نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے میڈیکل اسکول کے پروفیسر ڈاکٹر وینڈل جے ایس کریگ ان امکانات پر یقین رکھتے ہیں کہ اعصاب کے مغز میں بجلی کی لہریں دوڑا کر اندھوں کو دیکھنے بہروں کو سننے اور فالج زدوں کو چلنے پھرنے کے قابل بنایا جا سکے گا۔ ڈاکٹر کریگ کا خیال ہے کہ آئندہ دس سال میں انسانوں پر اس کی تحقیقات میں بڑی کامیاں حاصل کی جائیں گی۔

اب تک نہ تو کوئی تجربہ اس قسم کا کیا گیا ہے اور نہ ایسا تجربہ کرنے کے لئے آلات تیار کئے گئے ہیں اور ڈاکٹر کریگ یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ ان کے اس یقین پر کب تک عملی تجربہ کیا جا سکے گا۔ (اسٹار)

پاکستان مشن سنگاپور میں

سنگاپور ۵ر نومبر تین آدمیوں پر مشتمل ایک ایک پاکستانی مشن اس وقت یہاں آیا ہوا ہے وہ یہاں بہت سی دریائی کشتیاں خریدے گا۔ مشن سنگاپور میں حاصل شدہ تحت البحر بحریت کی آسانیوں سے بھی دلچسپی رکھتا ہے۔ اگر مذاکرات کامیاب ہو گئے تو سنگاپور کی خشک گودی میں پاکستانی کشتیوں کی مرمت کے لئے درخواست کی جائے گی۔ مشن کے ایک ترجمان نے بتایا کہ حکومت پاکستان ۳۰۰ سے ۵۰۰ ٹن وزنی معمولی کشتیوں یا ۵۰۰ سے ۷۰۰ ٹن تک وزنی ساحلی کشتیوں اور ۵۰۰ ہارس پاور تک کے رسوں کا آرڈر دے گی۔

ترجمان مذکور نے مزید بتایا کہ ٹرانسپورٹ کیلئے صحیح قسم کی دریائی کشتیاں نہ ہونے کی وجہ سے ان کی حکومت کو بڑی دشواری پیش آ رہی ہے اس قسم کی کشتیوں کی مشرقی پاکستان سے بوسٹ چٹاگانگ تک پہنچانے کے لئے * خاص طور سے ضرورت ہے۔ جہاں سے بوسٹ کے جہاز امریکہ۔ برطانیہ اور یورپ بھیجے جاتے ہیں۔ (اسٹار)

روڈز ٹرسٹ سکالرشپ کے لئے پاکستانی امیدوار کا انتخاب

لاہور ۵ر نومبر۔ پاکستان کے لئے روڈز ٹرسٹ سکالرشپ کی انتخابی کمیٹی نے روڈز کے وظیفے کے ڈیڑھ سو امیدواروں میں سے ایک امیدوار چن لیا ہے یہ وظیفہ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء سے دو اور تین سال کے درمیانی عرصے کے لئے آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم پانے کے لئے ملتا ہے۔ فی الحال پانسو پونڈ سالانہ وظیفہ ملتا ہے۔ یہ وظیفہ دنیا بھر کے تعلیمی حلقوں میں خاص امتیاز اور شہرت کا مالک ہے ——— منتخب شدہ امیدوار مسٹر عبد الحمید بی۔ ایس۔ سی (آنرز) لاہور کے رہنے والے ہیں آپ نے سنٹرل ماڈل سکول، اور گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کا ارادہ ہے۔ کہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری کے لئے اپنے مطالعہ کے ساتھ ساتھ فزکس اور کمسٹری میں پوسٹ گریجویٹ ریسرچ کا کام کریں۔ پاکستان واپس آنے پر آپ قومی مفاد میں سائنسی ریسرچ کریں گے اگرچہ آپ کی عمر ابھی بیس سال نہیں ہوئی۔ لیکن آپ ایم ایس سی کی ڈگری کے لئے نباتات کے علم کے ایک پہلو پر اپنا تھیسس پیش کر چکے ہیں۔ مسٹر عبد الحمید فٹ بال کے بہت شوقین ہیں۔ کالج کی فٹ بال ٹیم میں تین سال کھیلتے رہے۔ کالج فٹ بال کلب کے لیگ سکرٹری بنے اور ۱۹۴۲ء میں پنجاب میں مستند فٹ بال ریفری بنے۔ اتنی کم عمر میں کسی کو یہ اعزاز نصیب نہیں ہوا۔

فرانسیسی رکن پارلیمنٹ چوری کے الزام میں گرفتار

پیرس۔ ۵ر نومبر گذشتہ شب فرانسیسی رکن پارلیمنٹ ۳۱ سالہ کاونٹ انتھونی ڈی ریسے کو قومی مجلس سے باہر نکلتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔

سادے کپڑوں میں ملبوس سراغرساں اور پولیس اسکے انتظار میں تھی کہ کہیں وہ فرار نہ ہو جائے وہ خود پولیس انسپکٹر کے پاس چلا گیا۔

اس سے پہلے مجلس نے اس امر کا فیصلہ کر دیا گیا تھا کہ بطور ممبر پارلیمنٹ کے اس کی مراعات واپس لے لی جائیں تاکہ وہ چوری کے الزام کا سامنا کر سکے۔ اس پر الزام ہے کہ ایک لاکھ پونڈ کی مالیت کے خزانے کے بانڈز کی چوری میں اس کا ہاتھ ہے۔ (اسٹار)

شامی زراعتی ترقی کی اسکیمیں

دمشق ۵ر نومبر۔ زمین کو قابل کاشت بنانے آبپاشی کو بہتر بنانے جدید ترین زراعتی مشین منگوانے اور شامی کسانوں کی عام حالت کو سدھارنے کی بڑی بڑی اسکیمیں ایک خاص ویلفیئر کمیٹی کے زیر غور ہیں۔ کمیٹی نے زمین اور چند قسم کے بیجوں کے لئے مناسب علاقوں کی آزمائش شروع کر دی ہے۔ کسانوں کے حقوق کی حفاظت اور زراعتی ترقی میں ان کو مدد دینے کا ایک قانون بنایا جائے گا (اسٹار)

عراق میں تعلیمی ترقی - پاکستان سے تعلقات

بغداد ۵ر نومبر۔ عراق میں اسکولی نظام کو بہتر بنانے کی ایک بڑی تحریک زوروں پر ہے۔ عراق کے وزیر تعلیم مسٹر نجیب الراوی نے اسٹار کو بتایا کہ حکومت ملک کے طول وعرض میں اسکول کا معیار بلند کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا مالدار لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ جدید طرز کے اسکولوں کی تعمیر میں مدد کریں۔ ہم ان موجودہ مضر صحت عمارتوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جن میں اس وقت سکول قائم ہیں۔ حالانکہ یہ اس مقصد کے لئے تعمیر نہیں کی گئی تھیں۔ عمارتیں اتنی بڑی بھی نہیں ہیں کہ ان میں ہزاروں طالب علم بیٹھ سکیں

وزیر نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ پاکستان کے ساتھ ثقافتی تعلقات مستحکم بنائے جائینگے۔ عراق تمام دوست قوموں کے ساتھ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور خصوصاً پاکستان کے ساتھ۔

* پاکستان کے ساتھ ایک خاص تمدنی معاہدے کی تشکیل ایک عام سمجھوتے پر منحصر ہے"

آخیر میں وزیر نے مصر کے ساتھ تعلقات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا "عراق مصر کی خواہش کو بنظر تحسین دیکھتا ہے کہ وہ عراقی کالجوں کے پروفیسر اور استاد دینے کیلئے تیار ہے۔ ہم مصر کے بہت ممنون ہیں اور عراقی عوام گہرے جذبے کے ساتھ ان کو دیکھتے ہیں"۔ (اسٹار)

ساٹھ ہزار روپے کا تصرف بے جا

راولپنڈی ۴ر نومبر۔ مقامی پولیس نے ایس جے حیدر کے خلاف تفتیش کے دوران میں دو کاریں برآمد کر لی ہیں۔ ایس جے حیدر لاہور کے سر مراتب علی کی موٹر کاروں کی کمپنی علی موٹرز کے منیجر تھے۔

اس وقت ایس جے حیدر پر ساٹھ ہزار روپیہ کی مالیت کے سامان اور نقد رقم کے تصرف بیجا کا الزام لگایا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ملزم نے ان برآمد شدہ کاروں کی قیمت وصول کئے بغیر اپنے عزیزوں کو دے دی تھیں (اسٹار)